101582- پہلے افطاری کرنا افضل ہے یا اذان کا جواب دینا ؟

سوال

کہتے ہیں کہ اذان سننی واجب ہے، لیکن مغرب کی اذان کے وقت افطاری کرنے والے شخص کے متعلق کیا حکم ہے، آیا کھانے میں مشغول ہونے کی بنا پر اسے اذان کا جواب دینا معاف ہے ؟

اور فجر کی اذان کے وقت سحری کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اذان کے کلمات دہرانے اور موذن کی
متابعت میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اور جمہور علماء کا قول ہی صحیح ہے، کہ اس کی
متابعت واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے، مالکیہ، شافعیہ، اور حنابلہ کا یہی قول ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہمارا مسلک یہی ہے کہ اذان کی
متابعت سنت ہے واجب نہیں، اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے، لیکن امام طحاوی رحمہ
اللہ نے بعض سلف سے اس کے خلاف ذکر کیا ہے کہ یہ واجب ہے" انتہی.

دیکھیں : المجموع (127/3).

اور "المغنی" میں امام احمد رحمہ
اللہ سے منقول ہے :

"اور اگر وہ یہ قول نہ بھی کہے تو
اس میں کوئی حرج نہیں" انتہی بتصرف.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (256/1
).

اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا مالک بن حویرث اور ان کے ساتھیوں کو یہ فرمان ہے :

جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی
ایک شخص تمہارے لیے اذان کہے اور تم میں سے سب سے بڑا تمہاری امامت کرائے"

تو یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ متابعت
واجب نہیں، اس کی وجہ دلالت یہ ہے کہ: یہ تعلیم کا مقام تھا اور اس میں ضرورت ہوتی
ہے کہ ضرورت کی ہر چیز بیان کی جائے، ہو سکتا ہے اس وفد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے اس فرمان کا علم نہ ہو جس میں اذان کی متابعت کا ذکر ہے، تو جب رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضرورت ہونے کے باوجود اس پر متنبہ نہیں کیا، اور پھر
یہ وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیس یوم ٹھرا اور پھر وہاں سے اپنے
علاقے واپس چلا گیا تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اذان کا جواب دینا واجب نہیں، زیادہ
قریب اور راجح یہی ہے" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (75/2).

اور امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں
ابن شہاب عن ثعلبہ بن ابی مالک القرظی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بتایا:

"وہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ
کے دور میں جمعہ کے روز نماز پڑھا کرتے حتی کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ مسجد میں
آتے، جب وہ مسجد میں آتے اور منبر پر بیٹھ جاتے اور موذن اذان دینے لگتے.

ثعلبہ کہتے ہیں: ہم بیٹھ کر باتیں
کرتے، اور جب موذن اذان دے کر خاموش ہوتے اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہو کر
خطبہ دینے لگتے تو ہم خاموش ہو جاتے، اور ہم میں سے کوئی بھی شخص بات چیت نہ کرتا"

مؤطا امام مالک (103/1).

ابن شہاب کہتے ہیں:

"چنانچہ امام کا آنا نماز کو کاٹ
دیتا ہے، اور اس کی کلام (یعنی خطبہ) بات چیت کو ختم کر دیتا ہے"

اور "تمام المنۃ" میں علامہ البانی
رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اس اثر میں یہ دلیل ہے کہ مؤذن کا
جواب دینا واجب نہیں، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں دوران اذان بات چیت
کرنے پر عمل رہا ہے، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس عمل پر خاموشی اختیار کی ہے،
مجھ سے اذان کا جواب دینے کے وجوب کے متعلق بہت زیادہ سوال کیا گیا ہے تو میں نے
یہی جواب دیا ہے" انتہی.

دیکھیں : تمام المنۃ (340).

مندرجہ بالا سطور کی بنا پر اگر کوئی
شخص اذان کا جواب نہیں دیتا اور اس کی متابعت نہیں کرتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں،
چاہے اس نے کھانے پینے میں مشغول ہونے کی بنا پر جواب نہ دے سکے، یا پھر کسی اور
کام کی وجہ سے، لیکن اس طرح وہ اجر عظیم سے محروم ہو جاتا ہے.

صحیح مسلم میں عمر بن خطاب رضی اللہ
تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے
اور تم میں سے بھی کوئی اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے، اور پھر وہ اشہد ان لا الہ
الا اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتا ہے، مؤذن اشہد ان محمدا
رسول اللہ کہے تو وہ بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا ہے، ، جب مؤذن حی علی الصلاۃ
کہے تو وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے، جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو وہ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے، پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو وہ بھی اللہ
اکبر اللہ اکبر کہتا ہے، پھر مؤذن لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی لا الہ الا اللہ
اپنے دل سے کہے تو جنت میں داخل ہو گا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (385).

جلد افطاری کرنے اور اذان کا جواب
دینے میں کوئی تعارض نہیں ہے، روزہ دار کے لیے غروب شمس کے فورا بعد جلد افطاری
کرنا اور اذان کا جواب ایک ہی وقت میں دینا ممکن ہے، تو اس طرح وہ دونوں فضیلت والے
کام کو جمع کر سکتا ہے، ایک تو افطاری جلد کرنے کی فضیلت، اور دوسری مؤذن کی اذان
کا جواب دینے کی فضیلت.

پہلے لوگ بھی کھانے کے دوران بات چیت
کرتے تھے اور آج بھی کھانے دوران لوگ بات چیت کرتے ہیں، اور انہیں کھانا کھانا کلام
اور بات چیت سے منع نہیں کرتا، یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ افطاری کسی بھی چیز
کے ساتھ ہو سکتی ہے، چاہے تھوڑی سی ہی ہو، مثلا کھجور، یا پانی کا گھونٹ، افطاری کا
معنی یہ نہیں کہ پیٹ بھر کر کھایا جائے.

لیکن جب مؤذن فجر کی اذان طلوع فجر
ہونے کے بعد کہے تو اذان سنتے ہی کھانے پینے سے رکنا واجب ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال
نمبر (66202) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

واللہ اعلم.